واقفات نو بچیوں کے ساتھ کلاس

اس کے بعد واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے اردو ترجمہ سے ہوا۔ بعد ازاں عزیزہ صباح النور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ پیش کی۔

اس کے بعد عزیزہ ایقہ شاکر نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام ؎

عہد شکنی نہ کرو اہل وفا ہو جاؤ　　　اہل شیطاں نہ بنو اہل خدا ہو جاؤ

خوش الحانی سے پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزہ درّشہوار نے عیب چینی کے موضوع پر تقریر کی۔

حضور انور نے فرمایا: بچیوں کی تیاری بچوں کی نسبت کچھ بہتر ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ کئی واقفات نو بچیوں کا ارادہ میڈیسن پڑھنے کا ہے۔ حضور انور نے بچیوں سے فرمایا کہ میڈیسن پڑھ کر خود کو جماعت کو پیش کرو گی۔ پھر باہر بھیجنا پڑے گا افریقہ یا ربوہ یا قادیان۔ تیار ہو جانے کے لئے؟ ایسا نہ ہو کہ اس خوف سے میڈیسن پڑھنا ہی چھوڑ دو۔

حضور انور نے فرمایا: ٹیچنگ میں کسی کو دلچسپی ہے؟ سائنس، جرنلزم میں کس کو ہے؟ زبانوں میں کس کو ہے؟ بہر حال جس مضمون میں بھی دلچسپی ہے پڑھائی کرو تو جہ سے کرو محنت کرو اور اپنی پڑھائی مکمل ہونے پر اپنے آپ کو پیش کرو۔

حضور انور نے فرمایا: واقفات نو کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اپنے آپ کو دوسروں سے مختلف رکھنا ہے اور ہر پہلو سے بہتر رکھنا ہے۔ آپ کا اٹھنا بیٹھنا، بول چال، حلیہ، پردہ دوسروں سے بہت بہتر اور مختلف ہونا چاہئے۔ آپ نمازیں پڑھنے والی ہوں، قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی ہوں اور آپ کا ایسا اعلیٰ معیار ہو کہ آپ دوسری لڑکیوں کے لئے نمونہ بنیں اور بڑی عورتیں بھی آپ سے نمونہ لیں۔ آپ نے سب کے لئے نمونہ بننا ہے۔ جن کا پردہ کا معیار اور تربیتی معیار ٹھیک نہیں ہے۔ اُن کو اپنا نمونہ دکھاتے ہوئے بتائیں کہ یہ نمونے ہیں جو ہم نے قائم کرنے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: آپ یہ نہ سوچیں کہ بڑی عورتیں کیا کرتی ہیں، چغلیاں کرتی ہیں۔ باتیں کرتی ہیں۔ آپ قرآن کریم کی تعلیم پر چلیں۔ جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے اُس پر چلیں اور عمل کریں۔ اگر واقفات نو ارادہ کرلیں کہ ہم نے اپنی اصلاح کے ساتھ اپنے ماحول کی اصلاح کرنی ہے اور نمونے قائم کرنے ہیں تو بہت سی کمزوریاں دُور ہو جائیں گی۔ اس لئے ابھی سے اپنے آپ کو استاد سمجھیں اور یہ ذہن میں رکھیں کہ آپ نے سب کا علاج کرنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ نمونہ بننے کے لئے ضروری ہے کہ آپ کو دین کا علم ہو، نمازوں کی طرف توجہ ہو اور روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی ہوں، حجاب اور سکارف اور باقاعدہ پردہ ہوں۔ اگر حجاب لیا ہے اور منہ ننگا ہے تو پھر میک اَپ نہیں ہونا چاہئے۔ اگر میک اَپ کیا ہوا ہے تو پھر منہ ڈھانکنا پڑے گا۔ تو یہ ساری باتیں ہمیشہ یاد رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دعاؤں کی طرف توجہ دیں، دعائیں کریں۔ دعا سے ساری تکلیف دہ باتیں ٹل سکتی ہیں اور ہو بھی سکتی ہیں۔ احمدیت نے قائم رہنا ہے۔ جماعت احمدیہ آہستہ آہستہ بڑھتی جائے گی اور یہی غلبہ ہوتا ہے۔ دشمن برباد کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نئے ملک دے دیتا ہے۔ لاکھوں میں بیعتیں دے دیتا ہے۔ غلبہ یہ نہیں کہ حکومت ہمارے ہاتھ میں آئے، نہ ہی یہ ہماری غرض ہے اور نہ ہی یہ ہمارا مقصد ہے۔

حضور انور نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ اگر عذاب ٹل سکتے ہیں تو احمدیت کی دعا سے ٹل سکتے ہیں۔ جنگ عظیم عذاب ہی ہے۔ دعا سے ٹل سکتا ہے بشرطیکہ دنیا بھی اس جنگ سے بچنے کی کوشش کرے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: جو خبیث فطرت مولوی لوگ ہیں وہ احمدیوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ فتنوں میں ملوث ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ ایک دفعہ ختم کرسکتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ان کو ختم کر کے دوسروں کو بچالے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: مَیں نے زراعت پڑھی ہوئی ہے اس لئے ایک فارمر، ایک کسان کی حیثیت سے کام کیا ہوا ہے۔ غانا میں ناردرن ریجن میں پانی، زمین اور موسم دیکھا کہ یہاں کا موسم نائیجیریا جیسا ہے اور اگر نائیجیریا میں گندم ہوسکتی ہے تو یہاں غانا میں کیوں نہیں ہوسکتی۔ چنانچہ نائیجیریا سے گندم کا بیج حاصل کیا اور غانا میں لگایا تو پہلے سال گندم اچھی ہوگئی۔ دوسرے سال بھی بہت اچھی ہوگئی۔ مَیں وہاں گندم کا آٹا کھاتا رہا ہوں۔ لیکن اس کے بعد وہاں کی حکومتی انتظامیہ نے اس کام کو آگے چلایا نہیں لیکن یہ ثابت ہوگیا کہ گندم اُگ سکتی ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: پردہ نہ افغانیوں کے لئے ہے اور نہ ایرانیوں کے لئے۔ پردہ قرآن کریم کا حکم ہے اور ہر مسلمان کے لئے ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہم احمدی ہیں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے والے ہیں جن کے آنے کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے آنے کی بعض نشانیاں بتائی تھیں جن میں ایک یہ بھی تھی کہ اس زمانے میں نئی سواریاں ایجاد ہوں گی۔ چنانچہ اب اونٹوں اور گھوڑوں پر سفر کی بجائے جہاز، ٹرین اور کاروں، بسوں پر سفر ہوتا ہے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج اور چاند گرہن کی نشانی بتائی چنانچہ یہ گرہن اپنے وقت پر لگا۔ ہم نے مان لیا۔ ہم تو خدا تعالیٰ کی تعلیم پر عمل کرتے ہیں۔ ایرانی، افغانی جو کہتے ہیں کہنے دو۔ ہمیں یہ علم ہے کہ مسیح موعودؑ نے آکر بتایا کہ اصل اسلام یہ ہے اور مجھے ماننے والے اس اصل تعلیم پر چلنے کی کوشش کریں۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ Face Book کے بارہ میں حضور نے فرمایا تھا کہ یہ اچھی نہیں ہے۔ اس سے منع کیا تھا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے یہ نہیں کہا تھا کہ اس کو نہ چھوڑو گے تو گنہگار بن جاؤ گے۔ بلکہ مَیں نے بتایا کہ اس کے نقصان زیادہ ہیں اور فائدہ بہت کم ہے۔ آجکل جن کے پاس Face Book ہے وہاں لڑکے اور لڑکیاں ایسی جگہ پر چلے جاتے ہیں جہاں برائیاں پھیلنی شروع ہو جاتی ہیں۔ لڑکے تعلق بناتے ہیں۔ بعض جگہ لڑکیاں Trap ہو جاتی ہیں اور Face Book پر اپنی بے پردہ تصاویر ڈال دیتی ہیں۔ گھر میں، عام ماحول میں، آپ نے اپنی سہیلی کو تصویر بھیجی، اُس نے آگے اپنی فیس بک پر ڈال دی اور پھر پھیلتے پھیلتے ہمبرگ سے نکل کر نیویارک (امریکہ) اور آسٹریلیا پہنچی ہوتی ہے اور پھر وہاں سے رابطے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور پھر گروپس بنتے ہیں مردوں کے، عورتوں کے اور تصویروں کو بگاڑ کر آگے بلیک میل کرتے ہیں۔ اس طرح برائیاں زیادہ پھیلتی ہیں۔ اس لئے یہی بہتر ہے کہ برائیوں میں جایا ہی نہ جائے۔

حضور انور نے فرمایا: میرا کام نصیحت کرنا ہے۔ قرآن کریم نے کہا ہے کہ نصیحت کرتے چلے جاؤ۔ جو نہیں مانتے ان کا گناہ اُن کے سر ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگر Face Book پر تبلیغ کرنی ہے تو پھر اس پر جائیں اور تبلیغ کریں۔ Alislam ویب سائٹ پر یہ موجود ہے وہاں تبلیغ کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: لڑکیاں جلد بےوقوف بن جاتی ہیں۔ جو کوئی تمہاری تعریف کردے تو تم کہو گی کہ تم سے اچھا کوئی نہیں۔ اگر ماں باپ نصیحت کریں تو تم کہو گی کہ ہم تو جرمنی میں پڑھی ہوئی ہیں اور آپ لوگ کسی گاؤں سے اٹھ کر آگئے ہو۔

حضور انور نے فرمایا: "اَلْحِکْمَۃُ ضَالَّۃُ الْمؤمِنِ" یعنی ہر اچھی بات جہاں سے بھی اور جس جگہ سے بھی ملے لے لیں۔ ان لوگوں کی سب ایجادیں اچھی نہیں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو بات نہیں مانتیں وہ پھر روتے روتے مجھے خط لکھتی ہیں کہ غلطی ہوگئی ہے کہ ہمیں فلاں جگہ Trap کرلیا گیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: جس شخص نے یہ Face Book بنائی ہے اُس نے خود کہا کہ مَیں نے اس لئے بنائی ہے کہ ہر شخص کو ننگا کر کے دنیا کے سامنے پیش کروں۔ کیا احمدی لڑکی ننگا ہونا چاہے گی۔ جو نہیں مانتے نہ مانیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک سوال کے جواب میں غانا میں اپنے قیام کے حوالہ سے ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مَیں واقف زندگی تھا اور غانا میں دو سال ایک ایسے گاؤں میں رہا ہوں جس میں سارے افریقن ہی تھے اور کوئی افریقن احمدی نہ تھا۔ ایک فریقن لڑکے کو وہاں لا کے رکھا اور سکول میں داخل کروایا۔ یہاں قیام کے دوران بعض سختیاں برداشت کرنی پڑیں۔ خود ہی کھانا پکانا پڑتا تھا۔ ایک مربی صاحب جو 70 میل دُور رہتے تھے، اُن سے روٹی پکانی سیکھی تھی۔ Sardine (مچھلی) کا ٹن کھول کر کھانا کھالیا کرتے تھے۔ مَیں جس جگہ تھا وہاں بجلی نہیں تھی۔ میرے پاس ایک لیمپ تھا۔ رات کو جلالیا کرتا تھا۔ نہ TV تھا اور نہ کوئی اَور سہولت۔ رات کو ریڈیو سے خبریں سن لیں اور سو گئے۔ ہمارے قریب کیتھولک مشن تھا۔ وہاں TV، کاریں، جنریٹر اور سب کچھ تھا۔ ایک واقف زندگی کو پتہ ہونا چاہئے کہ قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔

سال 2004ء میں جب مَیں دوبارہ غانا گیا ہوں تو اس جگہ بھی اپنے پرانے گھر میں گیا تھا۔ دو چھوٹے کمرے تھے۔ اس کے بعد ایک اور جگہ آ گیا تھا۔

حضور انور نے فرمایا: واقف زندگی کو خوراک کی تنگیاں بھی برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ بیوی کو بھی برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ تم واقف زندگی سے بیاہی جاؤ اور پھر یہ تنگیاں اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑیں تو شور نہیں ڈالنا۔ خدا تعالیٰ نے کبھی تنگی میں نہیں رکھا۔ کوئی چیز ختم ہو تو اس کا خود انتظام ہو جاتا ہے۔ اس کا اللہ تعالیٰ انتظام کرتا ہے۔

تبلیغ کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ تبلیغ کے لئے راستے آپ کو تلاش کرنے پڑیں گے۔ تبلیغ کے لئے خود مواقع پیدا کرو۔ اگر آپ پڑھائی میں ہوشیار ہیں۔ آپ کا حلیہ، رویّہ، کردار اچھا ہے۔ سکارف ٹھیک ہے اور پردہ ہے۔ دوستیاں بڑھانے کی طرف توجہ نہیں ہے تو دوسری لڑکیاں آپ کی طرف متوجہ ہوں گی اور پوچھیں گی کہ کون ہو۔ تو تم بتاؤ کہ مَیں احمدی ہوں۔ پھر بتاؤ کہ امام مہدیؑ کو مانا ہے۔ اس طرح بات آگے بڑھے گی اور تبلیغ کا راستہ کھلے گا۔

اس سوال کے جواب پر کہ حضور انور کو ہمبرگ کیسا لگا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ گزشتہ مرتبہ جب ہمبرگ آیا تھا تو پارلیمنٹ ہاؤس گیا تھا۔ راستہ اچھا تھا۔ رش زیادہ تھا اس لئے لیٹ ہوگیا تھا۔ آج مسجد فضل عمر گیا ہوں۔ بس اتنا ہمبرگ دیکھا ہے۔ اچھا ہے۔

شادی کی عمر کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ شادی کی عمر میں تو کوئی شرط نہیں ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت خدیجہؓ سے شادی کی تو حضرت خدیجہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر میں پندرہ سال بڑی تھیں۔ پھر آپؐ نے اپنے سے بیس سال چھوٹی عمر سے بھی شادی کی۔

حضور انور نے فرمایا کہ عمروں کا اتنا لحاظ نہیں ہے۔ اصل یہ ہے کہ سوچیں ملنی چاہئیں۔ اگر دونوں میں سے کسی ایک کا دماغ Mature نہیں ہے تو پھر لڑائیاں اور فتنے فساد پیدا ہوتے ہیں۔ نسلوں کو بچانے کے لئے قربانیاں کرنی پڑتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: گلگت کے علاقے میں اسماعیلیوں کی کافی تعداد ہے۔ انہوں نے وہاں سکول بھی کھولے ہیں۔ وہاں لڑکے زیادہ تعلیم یافتہ نہیں ہیں۔ وہاں ایم۔اے پاس لڑکیوں نے میٹرک پاس لڑکوں سے شادیاں کی ہیں اور اس کی غرض یہ بتاتے ہیں تا کہ ہماری اسماعیلی فرقہ کی اگلی نسل محفوظ ہو جائے اور اسماعیلی فرقہ قائم رہے۔ پس اگر اسماعیلی فرقہ اتنی قربانی کرسکتا ہے جب کہ اسلام اُن میں نام کا نہیں ہے تو ایک احمدی لڑکی کو بھی اپنی نسل بچانے کے لئے قربانی کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: جہاں سوچیں ملتی ہیں اور کفو ملتے ہیں تو وہاں عمر کا فرق کوئی بات نہیں ہے۔ لڑکیاں ویسے بھی جلد سمجھدار (Mature) ہو جاتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ویک اینڈ میں (یعنی ہفتہ اتوار جو چھٹی کا دن ہوتا ہے) کھانا پکانا سیکھو۔ اگر پڑھائی کر رہی ہو اور شادی جلد ہو جاتی ہے تو شادی سے قبل پڑھائی کے لئے شرط رکھو کہ شادی کے بعد پڑھائی جاری رکھنی ہے اور تعلیم مکمل کرنی ہے۔ باقاعدہ خاوند سے طے کرو اور تحریر کرو۔ دوسرے اگر پڑھائی کے ساتھ ساتھ گھر کے حقوق بھی ادا کرنے ہیں تو مختلف وقتوں میں کورس آفر ہوتے ہیں۔ لوگ اپنی سہولت کے مطابق کورس لے لیتے ہیں۔ اس طرح خاوند اور بچوں کے حق بھی ادا کرسکتی ہو۔ ویک اینڈ پر محنت کرو اور اس دوران کھانا پکانا بھی سیکھو تا کہ جب آزاد ہو، اپنا علیحدہ گھر ہو تو اپنے گھر کو بھی سنبھال سکو۔ ضروری نہیں کہ سسرال کے ساتھ ہی رہنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پرانے زمانہ میں چودہ پندرہ سال کی لڑکیوں کی شادیاں ہو جاتی تھیں۔ لڑکیوں سے غلطی ہوتی تھی لیکن وہ جلدی سنبھل جاتی تھیں اور پھر سارا گھر سنبھالتی تھیں۔ سب کام کرتی تھیں۔

حضرت اماں جانؓ کی شادی بھی چھوٹی عمر میں ہوئی تھی۔ آپ نے سارا گھر سنبھالا، سب کچھ سیکھا اور پھر دوسروں کو سکھایا۔ عورتوں کی تربیت کی۔ ارادہ ہو تو سب کچھ ہو سکتا ہے۔

لڑکیوں کے بارہ میں دوسرے شہر میں جا کر تعلیم حاصل کرنے کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر ماں باپ اجازت دیں تو پھر سوچا جا سکتا ہے کہ جہاں جانا ہے وہاں کس کے پاس رہنا ہے۔ لڑکیوں کا علیحدہ ہوسٹل ہونا چاہئے۔ اگر علیحدہ ہے تو ٹھیک ہے۔ پھر وہاں پڑھتے ہوئے اپنے تقدس کا، پاکیزگی کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ربوہ کی لڑکیاں جب باہر پڑھنے جاتی تھیں تو ہر لڑکی نظارت تعلیم کے ذریعہ مجھ سے اجازت لیتی تھی۔ Co-education کی صورت میں بھی مجھ سے اجازت حاصل کرتی ہیں۔ پھر لکھ کر دیتی ہیں کہ پردے میں رہ کر پڑھائی کریں گی۔

حضور انور نے فرمایا: اگر والدین کو تسلّی نہیں ہے تو پھر بہتر ہے کہ اپنے علاقہ میں رہو اور یہیں پڑھائی کرو۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ الہام ہوا تھا کہ ''اے زمین کابل تو امن میں نہیں رہو گی''۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ الہام نہیں تھا بلکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا اور اب تک وہاں امن نہیں ہے۔ اب یہی حال پاکستان میں ہے۔ وہاں ملّاں کا قبضہ ہے۔ خدا تعالیٰ شہیدوں کے خون کا بدلہ لیتا رہے گا۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب جماعت دنیا میں پھیل جائے گی۔ احمدیوں کی تعداد کثرت سے ہوگی۔ حکومت احمدی ہو، پولیٹیشن احمدی ہوں تو اُس وقت خواتین شوریٰ میں تو اپنی رائے دے سکتی ہیں لیکن سیاست میں آکر، مردوں کے ساتھ کھڑے ہو کر جلسے کرنا اور جلوس نکالنا، اس بارہ میں اُس وقت خلیفۂ وقت ہی فیصلہ کرے گا کہ کیا کرنا ہے!۔ حضور انور نے فرمایا: پہلے کسی ملک کو احمدی بنالو، پھر فیصلہ کروالو۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ بعض عورتیں بڑا قیمتی لباس پہنتی ہیں اور زیور بھی بہت زیادہ بنواتی ہیں اور پہنتی ہیں، تو کیا یہ ٹھیک ہے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر ایسی خواتین کا عبادت کا معیار اچھا ہے، مالی قربانی کا معیار بہتر ہے تو پھر اچھے قیمتی کپڑے پہن لینے اور زیور پہن لینے میں کوئی حرج نہیں۔ اگر نہ کوئی عبادت کا معیار ہے اور نہ مالی قربانی ہے تو پھر یہ غلط بات ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ فرینکفرٹ میں امیر خواتین بھی ہیں۔ چندے بھی دیتی ہیں۔ مالی قربانی کرتی ہیں اور آکر اپنا سارے کا سارا زیور بھی دے جاتی ہیں تو ایسی عورتیں اگر زیور بنا لیتی ہیں اور پہن لیتی ہیں تو کوئی حرج نہیں ہے، کوئی اعتراض کی بات نہیں ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام بھی بڑا اعلیٰ لباس پہنا کرتے تھے۔ بعض بڑے بزرگ بھی بڑا قیمتی لباس پہنا کرتے تھے۔ لیکن ان کے تقویٰ، عاجزی، انکساری اور بزرگی میں کوئی فرق نہیں آتا تھا۔ قربانیاں کرنے والے لوگ تھے۔

ایک بچی کے سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ اگر رشتہ ہو گیا ہے تو پھر چھوٹی چھوٹی باتیں برداشت کریں، مسائل برداشت کریں، مسائل کو حل کرنے کی کوشش کریں۔ اگر کوئی بڑا معاملہ ہے، کوئی شرعی مسئلہ ہے، غیر اخلاقی حرکات ہیں تو پھر علیحدگی ہوتی ہے تو ٹھیک ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ بعض کو تو میں لندن میں بلا کر سمجھاتا رہتا ہوں۔ ابھی سفر پر آنے سے قبل ایک رشتہ جوڑ کر آیا ہوں۔ تین سال سے ان میں علیحدگی تھی۔ ان کا نکاح پڑھا کر آیا ہوں۔ پس اگر تو بڑی بڑی باتیں ہیں، غیر اخلاقی حرکتیں ہیں، دین اور مذہب کا سوال آجاتا ہے تو پھر وہاں رشتہ ضرور توڑ لینا چاہئے۔

واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ کلاس سات بج کر 10 منٹ پر ختم ہوئی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور اگلے پروگرام کے مطابق ملاقاتیں شروع ہوئیں۔